باب ششم:

سیاسی اور آئینی مراحل
(1999ء تا حال)
جنرل پرویز مشرف کا دور حکومت

مختصر تعارف:

فروری 1997ء کو میاں نواز شریف دوسری بار وزیر اعظم بنے اور جسٹس (ر) محمد رفیق تارڑ صدر مملکت بنے۔ جنرل پرویز مشرف کے دور حکومت کا آغاز 12 اکتوبر 1999ء سے ہوا جب انہوں نے منتخب وزیر اعظم نواز شریف کی حکومت کو برطرف کر دی اور ملک کے چیف ایگزیکٹیو بن گئے۔ بعد میں 20 جون 2001ء کو رفیق تارڑ سے صدارت بھی لے لی اور آخر کار 18 اگست 2008ء کو اقتدار سے علیحدہ ہوئے۔

جنرل مشرف نے ریفرنڈم اور عام انتخابات کے ذریعے اپنے اقتدار کو طول دینے کی کوشش کی۔ اکتوبر 2002ء میں ہونے والے عام انتخابات کے نتیجے میں میر ظفر اللہ جمالی مسلم لیگ (ق) کے رہنما وزیر اعظم اور جنرل پرویز مشرف صدر مملکت بنے۔ 26 جون 2004ء کو میر ظفر اللہ جمالی اپنے عہدے سے مستعفی ہو گئے اور 30 جون 2004ء سے 20 اگست 2004ء تک مسلم لیگ (ق) کے سربراہ چوہدری شجاعت حسین بھی قائم مقام وزیر اعظم بنے۔ مالیاتی امور کے ماہر شوکت عزیز کو پہلے سینٹ کا رکن اور پھر خصوصی انتظامات کے ذریعے قومی اسمبلی کی خالی نشست پر منتخب کروا کر وزیر اعظم بنا دیا گیا۔ اس طرح 28 اگست 2004ء سے 16 نومبر 2007ء تک وہ ملک کے وزیر اعظم رہے۔ 16 نومبر 2007ء کو سینٹ کے چیئرمین محمد میاں سومرو نگران وزیر اعظم بنائے گئے اور ان کو 18 فروری 2008ء کو ہونے والے عام انتخابات کی ذمہ داری سونپی گئی۔ 27 دسمبر 2007ء کو راولپنڈی میں لیاقت باغ کے جلسے کے اختتام پر فائرنگ اور خودکش حملے کے افسوسناک میں دو مرتبہ ملک کی وزیر اعظم منتخب ہونے والی رہنما بینظیر بھٹو کو قتل کر دیا گیا۔

نگران وزیر اعظم محمد میاں سومرو 2008ء کے انتخابات کروا کر 25 مارچ 2008ء کو اپنے عہدے سے فارغ ہو گئے عام انتخابات میں پی پی پی نے اکثریت حاصل کی جس کے نتیجے میں یوسف رضا گیلانی 25 مارچ 2008ء کو وزیر اعظم اور آصف علی زرداری صدر پاکستان بنے۔ 19 جون

2012ء کو سپریم کورٹ نے وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی کو نااہل قرار دے دیا۔ ان کی جگہ پیپلز پارٹی کے راجہ پرویز اشرف دوسرے وزیر اعظم چنے گئے اور وہ 22 جون 2012ء سے 25 مارچ 2013ء تک اس عہدے پر براجمان رہے۔ اس کے بعد میر ہزار خان کھوسہ نگران وزیر اعظم نے انتخابات کروائے۔ میاں محمد نواز شریف 2013ء کے انتخابات جیتنے کے بعد تیسری مرتبہ وزیر اعظم بنے۔

جنرل مشرف حکومت کے اہم واقعات

1۔ مشرف نے قومی تعمیر نو بیورو کے ذریعے ملک میں مقامی حکومتوں کا نیا تین درجاتی نظام پیش کیا جس میں یونین کونسل، تحصیل یا ٹاؤن کونسل اور ضلع کونسل پر مشتمل نظام تھا۔ مقامی حکومتوں کو مالیاتی اختیارات دیئے گئے۔ کمشنری اور ڈپٹی کمشنری نظام ختم کردیا گیا۔ ڈی سی او اور ضلعی پولیس سربراہ کو ضلعی ناظم کا ماتحت کردیا گیا۔ مشرف کے دور حکومت میں دو دفعہ مقامی حکومتوں کے انتخابات ہوئے۔

2۔ الیکشن کمیشن نے 30 اپریل 2002ء کو مشرف کو آئندہ پانچ سال کے لئے ووٹ دینے کے لئے ریفرنڈم کا اعلان کیا جس کی رو سے مشرف بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئے۔

3۔ 10 اکتوبر 2002ء کو عام انتخابات کرائے گئے جس میں مسلم لیگ (ق) نے اکثریت حاصل کی اور مرکزی حکومت کے ساتھ پنجاب اور سندھ میں مسلم لیگ (ق) نے حکومتیں بنائی جبکہ خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں متحدہ مجلس عمل کی حکومت قائم ہوئی۔

انتخابات میں حکومتی سرپرستی کے باوجود مسلم لیگ (ق) مطلوبہ نتائج حاصل نہ کر سکی۔ جنرل پرویز مشرف نے آئین کی چودھویں ترمیم فلور کراسنگ پر سے پابندی ہٹادی۔ اس سے پیپلز پارٹی کے انیس ارکان پیٹریاٹ گروپ بنا کر مسلم لیگ کی حمایت پر کمربستہ ہو گئے۔ یوں میر ظفر اللہ جمالی صرف ایک ووٹ کی اکثریت سے وزیر اعظم بننے میں کامیاب ہو گئے۔ 23 نومبر 2002ء کو میر ظفر اللہ جمالی نے پاکستان کے تیرہویں وزیر اعظم کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔

4۔ جب چیف جسٹس سعید الزماں صدیقی نے ظفر علی شاہ کی رٹ 12 اکتوبر 1999ء کے فوجی اقدام کے خلاف سماعت کے لیے منظور کرتے ہوئے اپنی سربراہی میں فل کورٹ تشکیل دے دیا۔ جنرل پرویز مشرف کے مشیروں کو یہ محسوس ہونے لگا کہ معاملہ خراب ہو سکتا ہے چنانچہ انہوں نے جنرل پرویز مشرف کو اعلیٰ عدلیہ سے پی سی او کے تحت نیا حلف لینے کا

مشورہ دیا۔ 26 جنوری 2000ء کو چیف جسٹس ارشاد حسن خان پی سی او کے تحت حلف اٹھا کر چیف جسٹس آف پاکستان بن گئے۔ انہوں نے اپنی سربراہی میں سپریم کورٹ کے فل بنچ تشکیل دے کر نظریہ ضرورت کے تحت جنرل پرویز مشرف کے 12 اکتوبر 1999ء کے اقدام کو جائز قرار دیتے ہوئے جنرل مشرف کو آئین میں ترمیم کا اختیار بھی دے دیا۔ حالانکہ آئین میں ترمیم کا اختیار خود سپریم کورٹ کو بھی حاصل نہ تھا۔

-5 22 مارچ 2002ء کو گوادر فری پورٹ کا فیصلہ ہوا اور اس کی تعمیر وترقی کے لیے چین کی خدمات لی گئیں۔ گوادر فری پورٹ سے دنیائے اسلام اور وسط ایشیا کی مسلم ریاستوں سے قریبی تعلق آسانی سے قائم کیا جاسکتا ہے۔

-6 آئین کی سترہویں ترمیم میں جنرل پرویز مشرف کے 12 اکتوبر 1999ء سے 2004ء تمام اقدامات کو آئینی تحفظ دے دیا گیا۔ اس ترمیم کی ایم۔ایم۔اے نے اس شرط پر حمایت کی تھی کہ جنرل مشرف وردی چھوڑ دیں گے لیکن بعد میں وہ اپنے وعدے سے مکر گئے۔

-7 عبدالقدیر خان نیوکلیئر ریسرچ لیبارٹریز کہوٹہ میں 1976ء میں قائم کی گئی۔ انہوں نے ملک کو ایٹم بم سے نوازا لیکن 31 جنوری 2004ء کو ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو برطرف کر دیا اور 4 جنوری کو ٹی وی پر ایٹمی پھیلاؤ کے جرم کی پاداش میں قوم سے معافی مانگتے ہوئے دکھایا گیا۔ جس سے عوام کو بے حد صدمہ پہنچا۔

-8 18 دسمبر 2003ء کو جنرل پرویز مشرف نے ایک بار پھر کشمیر پالیسی پر لچک کا اظہار کیا وزیر اعظم ظفر اللہ خان جمالی نے صدر مشرف سے مختلف بیان دے کر اسے رد کر دیا۔ اب ان کے لیے حکومت میں رہنا ناممکن ہو گیا تھا۔ چنانچہ وہ 26 جون 2004ء کو وزارت عظمیٰ سے مستعفی ہو گئے اور ان کی جگہ 30 جون 2004ء کو چوہدری شجاعت حسین کو وزیر اعظم منتخب کیا لیا گیا۔ آپ کی وزارت 25 اگست 2004ء تک 58 روز چلی۔ ان کے عہد میں 10 جولائی 2004ء کو امریکا کی طرف سے 30 کروڑ ڈالر فوجی امداد کے ملے اور 16 جولائی 2004ء کو امریکا نے پاکستان کا 49 کروڑ ڈالر کا قرضہ معاف کیا۔ 18 اگست 2004ء کو شوکت عزیز اٹک اور تھرپارکر سے بھاری اکثریت سے کامیاب ہو گئے اور 25 اگست 2004ء کو چوہدری شجاعت حسین اپنی کابینہ سمیت مستعفی ہو گئے۔ 28 اگست 2004ء کو شوکت عزیز وزیر اعظم منتخب ہوئے۔

9- 9 مارچ 2007ء کو جنرل پرویز مشرف کی جانب سے چیف جسٹس کو معطل کر دیا گیا لیکن 20 جولائی 2007ء کو سپریم کورٹ کے فل کورٹ نے صدر کی جانب سے چیف جسٹس کے خلاف بھیجا گیا ریفرنس خارج کر کے چیف جسٹس آف پاکستان افتخار محمد چوہدری کو ان کے منصب پر بحال کر دیا۔

10- 3 نومبر 2007ء کو حالات کو قابو میں لانے کے لیے ایک بار پھر سپریم کورٹ کو نشانہ بنایا گیا اور جنرل پرویز مشرف نے چیف جسٹس آف پاکستان افتخار محمد چوہدری کو دوبارہ معطل کر دیا لیکن وکلاء اور سول سوسائٹی نے چیف جسٹس کی بحالی کے لیے بے مثال تحریک شروع کر دی۔

11- 3 نومبر 2007ء کو جنرل پرویز مشرف نے ملک میں دوبارہ ایمرجنسی کا نفاذ کر دیا۔ اس مرتبہ ملک کی اعلیٰ عدلیہ کے 60 سے زائد ججوں نے پی سی او کے تحت حلف اٹھانے سے انکار کر دیا اور جسٹس عبدالحمید ڈوگر کو افتخار محمد چوہدری کی جگہ چیف جسٹس آف پاکستان بنا دیا گیا۔

12- 18 اکتوبر 2007ء کو محترمہ وطن واپس آگئیں۔ کراچی میں ان کے استقبالیہ جلوس میں دو خوف ناک دھماکے ہوئے جن میں ڈیڑھ سو کے لگ بھگ پیپلز پارٹی کے کارکن اور عام لوگ لقمہ اجل بن گئے۔ بعد میں دوسرے جلسے میں 27 دسمبر 2007ء کو انہیں بھی لیاقت باغ میں شہید کر دیا گیا۔

13- 18 فروری 2008ء کو ملک میں عام انتخابات ہوئے۔ جنرل پرویز مشرف کا دعویٰ تھا کہ الیکشن میں میری حامی مسلم لیگ (ق) اور ایم کیو ایم ہی جیت کر حکومت بنائے گی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کا خون رنگ لایا اور پاکستان پیپلز پارٹی بھاری اکثریت سے جیت گئی۔

14- 11 ستمبر 2001ء کے امریکی حملوں کے رد عمل میں ساری دنیا پاکستان کو طالبان کا حامی اور دہشت گردی کا ذمہ دار قرار دے رہی تھی۔ اس دوران پاکستان سخت بین الاقوامی دباؤ میں تھا۔ اس دوران مشرف نے انتہا پسندی کے مقابلے میں اعتدال پسندی کا سوفٹ امیج اور سب سے پہلے پاکستان کا نعرہ بلند کیا لیکن بعد میں امریکی اتحاد میں شمولیت بھی اختیار کر لی۔

15- عالمی بنک کی رپورٹ کے مطابق مشرف کے دور میں کے دور حکومت کے آخری پانچ سالوں میں معیشت میں 6.8 فیصد ترقی ہوئی۔ مواصلات، موٹر کار، موٹر سائیکل اور ٹیلی ویژن کی صنعت نے کافی حد تک ترقی کی۔ 2002 Ideas کے نام سے کراچی میں ایک بڑی دفاعی نمائش

14 تا 17 نومبر 2000ء منعقد ہوئی۔ پانچ فیصد پاکستانی غربت سے نکل کر درمیانے طبقے کا حصہ بن گئے۔

16۔ جنرل سیلز ٹیکس کے نفاذ کے علاوہ ٹیکس کی شرح کو کم کر کے اس کی بنیاد وسیع کی گئی۔ غریبوں پر بوجھ نہ ڈالنے کے لئے بالواسطہ ٹیکسوں کی جگہ بلاواسطہ ٹیکسوں کا نظام رائج کیا۔ ٹیکس محتسب کے ادارے قائم کیا۔ زراعت کی آمدنی پر ٹیکس کی وصولی کا اختیار صوبوں کو دیا اور صوبائی آمدنی بڑھانے کے لئے تمام صوبوں میں صوبائی ٹیکسوں کا نظام بنایا گیا۔

17۔ معاشرے کی اصلاح کے لئے اعتدال پسندی کی پالیسی اپنائی گئی۔ عورتوں کو ان کا جائز مقام دینے کی کوشش کی گئی۔ ان کو زیادہ نمائندگی کا حق دیا گیا۔ 2005ء میں پہلی مرتبہ خواتین کی میراتھن ریس لاہور میں منعقد ہوئی 2006ء میں قومی اسمبلی سے حقوق نسواں کا بل بھی پاس کیا گیا۔ معاشرے سے اقرباپروری اور سفارش کلچر کو ختم کرنے کے لئے اقدامات کیے گئے۔

18۔ اختیارات کو نچلی سطح پر منتقل کرنے کیلئے مقامی حکومتوں کا طریقہ کار رائج کیا گیا۔ جمہوری اداروں کے استحکام اور ترقی کے لئے قومی تعمیر نو بیورو قائم کیا گیا۔

19۔ اعلیٰ تعلیم کے فروغ اور ترقی کے لئے یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کو ختم کر کے ہائیر ایجوکیشن کمیشن قائم کیا گیا۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے بیرون اور اندرون ملک وظائف کا بندوبست کیا گیا۔ سرکاری تعلیمی اداروں میں کام کرنیوالوں کی تنخواہوں میں اضافہ کیا گیا۔ اور دوسری پر کشش مراعات دی گئیں۔

20۔ قومی کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ کا اجراء کیا گیا جس سے صحیح مردم شماری اور خانہ شماری میں مدد ملتی ہے۔ پاسپورٹ کو بھی کمپیوٹرائزڈ کیا گیا۔

اہم مسائل:

سٹاک مارکیٹ سکینڈل، عوام مسائل کی دلدل میں، نواب اکبر بگٹی کا قتل، ججوں کی برطرفی، سٹیل ملز کی غیر شفاف نجکاری، لال مسجد و جامعہ حفصہ کا قتل عام، سانحہ 12 مئی 2007ء، خود کش حملوں میں ریکارڈ اضافہ، انسانی گمشدگی، میڈیا کو قابو میں لانا، چینی کا مصنوعی بحران، بجلی کی کمی، کشمیر کے آپشنز جیسے اہم واقعات تاریخ پاکستان کا حصہ بنے۔

اختتام

18 فروری 2008ء کے عام انتخابات کے نتیجے میں پاکستان پیپلز پارٹی کی جیت کے ساتھ یوسف رضا گیلانی وزیر اعظم پاکستان بن گئے۔ مشرف نے صدر کے عہدے سے استعفیٰ دیا اور ان کے دور حکومت کا خاتمہ ہوا۔

پیپلز پارٹی کا دور حکومت

(2008ء تا 2013ء)

2008ء کے انتخابات کے نتیجے میں پیپلز پارٹی نے کامیابی حاصل کی اور آصف علی زرداری نے حکمران اتحاد قائم کرنے کے لئے تمام بڑی سیاسی جماعتوں سے رابطے کئے جس کے نتیجے میں پیپلز پارٹی، اے۔این۔پی اور جے۔یو۔آئی کی مشترکہ حکومت قائم ہوئی۔ 9 مارچ 2008ء کو آصف علی زرداری اور میاں محمد نواز شریف کے درمیان بھوربن میں فیصلہ کن مذاکرات ہوئے اور ایک مشترکہ لائحہ عمل طے کیا گیا جو اعلان مری کہلاتا ہے۔ 17 مارچ 2008ء کو قومی اسمبلی کے منتخب ارکان اسمبلی نے 1973ء کے آئین کے مطابق رکنیت کا حلف اٹھایا۔ پیپلز پارٹی کی نامزد امیدوار ڈاکٹر فہمیدہ مرزا سپیکر اور فیصل کریم کنڈی ڈپٹی سپیکر منتخب ہو گئے۔ ڈاکٹر فہمیدہ مرزا کو پاکستان قومی اسمبلی کی اقدار میں اور دنیائے اسلام میں سپیکر بننے والی پہلی خاتون ہیں۔ سید یوسف رضا گیلانی نے 25 مارچ 2008ء کو وزیر اعظم بننے کا حلف اٹھایا۔

صدارتی انتخابات 2008ء

6 ستمبر 2008ء کو پارلیمنٹ ہاؤس اور چاروں صوبائی اسمبلیوں میں صدارتی الیکشن کے لئے پولنگ ہوئی اس میں آصف علی زرداری کو 481 الیکٹورل ووٹ ملے۔ ان کے مقابلے میں مسلم لیگ (ن) کے سعید الزمان صدیقی 153 ووٹ ملے۔ اس طرح 6 ستمبر 2008ء کو آصف علی زرداری اسلامی جمہوریہ پاکستان کے صدر منتخب ہوئے۔

پیپلز پارٹی کے دور حکومت کے اہم واقعات میں صوبہ سرحد کا نام بدل کر پختونخوا رکھنا شامل ہے اس کے علاوہ امریکی فورسز کی مئی 2011ء میں ایبٹ آباد میں خفیہ کاروائی، میمو گیٹ سازش، رینٹل پاور کیس، ایفی ڈرین کیس، ڈرون حملے، بجلی کا بحران وغیرہ اس دور کے نمایاں واقعات ہیں۔ اس دور میں آئین میں اٹھارویں، انیسویں اور بیسویں ترمیم بھی ہوئی۔ گلگت بلتستان میں سیاسی

اصلاحات کی گئیں، عدالت کے ساتھ این۔ آر۔ او پر رسہ کشی بھی اس دور میں جاری رہی۔
این۔ آر۔ او کے تحت دیگر سیاست دانوں کے علاوہ بے نظیر بھٹو اور آصف علی زرداری کے خلاف تمام مقدمات ختم کر دیے گئے۔ مذکورہ آرڈیننس کی بنیاد پر اٹارنی جنرل ملک محمد قیوم نے سوئس حکام کو خط لکھا اور آصف علی زرداری کے سوئس اکاؤنٹس بحال ہو گئے۔ چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری نے وزیر اعظم گیلانی کو اٹارنی جنرل ملک محمد قیوم کا خلاف قانون لکھا جانے والا خط واپس لینے کو کہا۔ وزیر اعظم گیلانی خط واپس لینے کے بجائے، صدر پاکستان کو استثنا حاصل ہونے کی رٹ لگاتے رہے جس کی پاداش میں انہیں توہین عدالت کا سامنا کرنا پڑا۔ انہیں 26 اپریل 2012ء کو چند سیکنڈ کی علامتی سزا سنائی گئی۔ ان کی جگہ لینے والے وزیر اعظم راجہ پرویز اشرف تھے۔ جو جون 2012ء تا مارچ 2013ء تک اس عہدے پر رہے۔ اسمبلی کی مدت پوری ہونے پر نگران وزیر اعظم میر ہزار خان کھوسہ تعینات ہوئے۔

انتخابات 2013ء:

حکمران جماعت پیپلز پارٹی اور حزب اختلاف مسلم لیگ (ن) نے آئینی ترامیم کے ذریعے طے کیا کہ خود مختار الیکشن کمیشن اور نگران حکومت کی نگرانی میں 2013ء کے انتخابات کرائے جائیں گے۔ چنانچہ جسٹس (ر) فخر الدین جی ابراہیم کو الیکشن کمیشن کا سربراہ مقرر کیا گیا۔ میر ہزار خان کھوسہ نے 25 مارچ 2013ء کو نگران وزیر اعظم کا حلف اٹھایا۔ نگران حکومت نے 11 مئی 2013ء کو ملک بھر میں قومی و صوبائی اسمبلیوں کی تشکیل کے لئے بارہویں عام انتخابات کروائے۔

11 مئی 2013ء کو ہونے والے انتخابات میں قومی اسمبلی کی 272 نشستوں میں سے الیکشن کمیشن نے 254 نشستوں کے غیر حتمی نتائج کا اعلان کیا۔ ان میں مسلم لیگ (ن) 124، نشستوں کے ساتھ سب سے بڑی جماعت، پیپلز پارٹی دوسری بڑی جماعت اور تحریک انصاف تیسری بڑی جماعت قرار پائی۔ اور یوں میاں محمد نواز شریف تیسری مرتبہ ملک کے وزیر اعظم بن گئے ہیں۔